سید محمد کفیل بخاری
ڈپٹی سیکرٹری جنرل مجلس احرار اسلام پاکستان

دبئی اور شارجہ میں سات روز

۲۷؍جولائی ۲۰۰۷ء بروز جمعۃ المبارک ایک ہفتے کے دورے پر لاہور سے دبئی روانہ ہوا۔ مجلس احرار اسلام پاکستان کے سابق امیر ملک عبدالغفور انوری رحمہ اللہ کے نواسے جناب عبدالرؤف خبیب دبئی ائرپورٹ پر میرے استقبال کے لیے موجود تھے۔ ان کا قیام شارجہ میں ہے اور وہی میرے میزبان تھے۔ احباب سے رابطہ وملاقات، روزانہ صبح شارجہ سے دبئی لے جانے اور شام کو واپس شارجہ لانے کی خدمت انھوں نے جس خلوص کے ساتھ انجام دی، یہ اُن کے احراری خون ہونے کا تقاضا تھا۔ انھوں نے میزبانی کا حق ادا کیا۔ ایک اور مخلص دوست جناب محمد فاروق شیخ گوجرانوالہ سے تعلق اور نسبی احراری ہیں۔ جمعیت طلباء اسلام اور پھر جمعیت علماء اسلام میں متحرک رہے۔ گزشتہ تیس سال سے شارجہ میں ہیں۔ مولانا زاہد الراشدی سے بہت ہی مخلصانہ تعلق ہے اور اُن کے میزبان بھی ہیں۔ علماء کے ساتھ اللہ واسطے کی محبت ہے۔ ادھر کسی پاکستانی عالم دین کی آمد کی اطلاع ہوئی، اُدھر شیخ محمد فاروق اُن کی خدمت میں حاضر۔ وقت کا بہت ایثار کرتے ہیں اور خدمت ومیزبانی برائے حصولِ اجر وثواب اُن کا روزمرہ کا معمول ہے۔ اِنھی کی معرفت شارجہ میں اُن کے ایک دوست قاری عبدالرحمٰن قریشی سے ایک مسجد میں نماز کے بعد ملاقات ہوئی۔ انتہائی بے تکلف، سادہ، مخلص اور جذبۂ خدمت سے معمور شخصیت ہیں۔ جمعیت علماء اسلام متحدہ عرب امارات کے رہنما ہیں۔ گرد وپیش کی پروا نہیں کرتے اور حق بات کا اظہار لگی لپٹی بغیر کسی بڑی سے بڑی شخصیت کے سامنے کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے۔ شارجہ ودبئی کے صحافیوں سے اُن کے انتہائی دوستانہ مراسم ہیں۔ ایک شام دبئی کے پاک غازی ہوٹل میں میرے اعزاز میں عشائیہ کا اہتمام کیا اور صحافی دوستوں کو بھی یہاں مدعو کیا۔ تقریباً ایک گھنٹہ مجھے اُن کے ساتھ گفتگو کا موقع ملا۔ مجلس احرارِ اسلام، تاریخ احرار اور اکابرِ احرار کے کارناموں پر اظہارِ خیال کیا۔ سید عارف وحید شاہ صاحب ایک بامطالعہ شخصیت ہیں۔ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ کے خلیفۂ مجاز مولانا محمد کلیم صدیقی (انڈیا) سے بیعت ہیں۔ اُن سے بہت مختصر ملاقات، کئی ملاقاتوں پر بھاری ہے۔ محمد اصغر سلیم صاحب نے شارجہ کو بہاول پور بنالیا ہے۔ اسلام کی مظلومیت پر خود بھی روئے اور مجھے بھی رلایا۔

دبئی میں محمد سجاد صاحب اور نصیر احمد صاحب نے میری میزبانی اور خدمت کی انتہا کردی۔ صبح سے شام تک اِنھی کے ہاں نشست ہوتی۔ آڑھت کی دکان کرتے ہیں۔ ''بھگت'' اُن کے پی اے ہیں۔ بدھ مذہب کے پیروکار ہیں۔ اُن کے اخلاق نے مجھے بہت متاثر کیا۔ سجاد صاحب کے والد مرحوم اور اُن کے پورے خاندان کا حضرت امیر شریعت اور اُن کے خاندان سے عقیدت وارادت کا تعلق ہے، جسے وہ خوب نبھار ہے ہیں۔ انتہائی وضع دار، ملنسار، صاحبِ ایثار، خدمت گزار، خوش مزاج اور

ہنس مکھ انسان ہیں۔اظہر محمود شیخ صاحب بھی دبئی میں ملاقات کے لیے تشریف لائے۔صاحبِ مطالعہ اور باخبر نوجوان ہیں۔ دبئی کی ایک بڑی سرکاری لائبریری میں اُن کے ساتھ گزرے ہوئے چند گھنٹے کبھی نہیں بھولیں گے۔وقت کے قدرشناس، تھوڑے وقت میں ساری کام کی باتیں اور وقت سے زیادہ معلومات فراہم کرتے ہیں۔

ضلع مظفر گڑھ کی بستی مندوریں کے ساکن محمد ابراہیم صاحب سیماب صفت آدمی ہیں۔مقصد کے حصول کے لیے ہمہ وقت بے چین اور مضطرب رہتے ہیں۔انھی کی تحریک اور معرفت سے مولانا محمد یعقوب سے ملاقات ہوئی جو دبئی کی ایک بہت بڑی جامع مسجد الغریر کے خطیب اور امام ہیں۔سورت انڈیا سے تعلق ہے۔۳؍اگست کو جمعہ کے عظیم اجتماع سے میرا خطاب انھی کی مسجد میں ہوا۔متبحر عالم دین، خوش اخلاق، اعلیٰ وضع قطع کے مالک، مہمان نواز اور وضع دار انسان ہیں۔اُن کے ہاں پاک و ہند سے آئے ہوئے اکثر علماء کا جھمگھٹا رہتا ہے لیکن ماتھے پر شکن تک نہیں لاتے۔مسجد الغریر میں خطابِ جمعہ کے لیے گیا تو یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ ۱۱بجے ہی مسجد نمازیوں سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی اور لوگ تلاوتِ قرآن اور ذکر اذکار میں مشغول تھے۔مولانا محمد یعقوب کا عربی خطبہ انتہائی عالمانہ تھا جسے عوام بڑی توجہ اور اہتمام سے سن رہے تھے۔دبئی، شارجہ کی کئی مساجد میں شافعی مسلک کے امام ہیں لیکن نہ کہیں لڑائی اور نہ کہیں بحث و تمحیص۔سب مل کر نمازیں پڑھتے ہیں۔

ناگڑیاں ضلع گجرات (پاکستان) کے غلام احمد صاحب ۳؍اگست کو بعد نمازِ جمعہ اپنے احباب کے ہمراہ ملاقات کے لیے تشریف لائے۔مدرسہ معمورہ ملتان کے سفیر محمد بشیر چغتائی کے فرزند محمد معاویہ چغتائی نے دبئی میں دو روز میزبانی کی اور اُن کے دوستوں نے بہت احترام دیا۔بہت سے احباب نے فون پر رابطہ کر کے محبت کا اظہار کیا اور دعائیں دیں۔ایک بات جس نے مجھے بہت پریشان کیا وہ یہاں رہنے والے پاکستانیوں کے خیالات اور احساسات ہیں۔افسوس کہ وہ اپنے وطن میں عدم تحفظ کا گلہ کرتے رہے۔اُن کا بیان تھا کہ ہم یہاں وطن سے زیادہ محفوظ ہیں اور اسی لیے وطن چھوڑ کر یہاں آئے ہیں۔یہاں کے انصاف اور تحفظ کو دیکھ کر وطن جانے کو جی نہیں چاہتا۔پاکستان کے موجودہ حکمرانوں سے بہت زیادہ شاکی اور اُن کی داخلی و خارجہ پالیسیوں اور دین دشمن اقدامات سے بہت نالاں ہیں۔کاش ہمارے حکمران اس کیفیت کا ادراک کر سکیں کہ مستقبل میں اس کے کیا نتائج نکلیں گے۔

۳؍اگست کی شب پی آئی اے کی پرواز سے دبئی سے روانہ ہو کر صبح ۶ بجے لاہور پہنچا۔اسی روز بعد نمازِ مغرب جامعہ فتحیہ میں درسِ قرآن دیا اور اگلے روز ۱۱ بجے دن النافع ٹرسٹ چوبرجی پارک میں احباب سے خطاب کیا۔

☆☆☆